پاکستان اور بلیو اکانومی(Blue Economy)

چوہدری شیر افضل خان بابر گجر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

ریسرچ ایسوسی ایٹNIMA

اقتصادی بحث میں، ہمیں اکثر مختلف اصطلاحات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو مختلف اقسام کی معیشتوں کو درجہ بندی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ہم اکثر سنتے ہیں "گرے اکانومی"، جو عام طور پر ایسی سرگرمیوں کے متعلق ہوتی ہے جو سرکاری طور پر ریگولیٹڈ نہیں ہوتیں، اور "سفید معیشت،" جو قانونی یعنی ریگولیٹڈ معاشی سرگرمیوں کے متعلق ہوتی ہے"۔

تاہم، آج ہماری توجہ ایک ابھرتے ہوئے تصور کی طرف مبذول ہوگی جو خاصی توجہ حاصل کر رہا ہے: "نیلی معیشت"۔ اس اصطلاح سے مراد سمندری ماحولیاتی نظام کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے معاشی ترقی، بہتر معاش اور ملازمتوں کے لیے سمندری وسائل کا پائیدار استعمال ہے۔ جیسے ہی ہم نیلی معیشت کو تلاش کریں گے، ہم اس کے اصولوں، ممکنہ فوائد اور ماحولیاتی پائیداری اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں اس کے اہم کردار کا جائزہ لیں گے۔

زمین ایک نیلا سیارہ ہے کیونکہ اس کی سطح کا تقریباً اکہتر فیصد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ دنیا کا تقریباً اسی فیصد کاروبار سمندر کے ذریعے انجام پاتا ہے۔

سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں وغیرہ کو نیلے وسائل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بلیو اکانومی کے تصورات بڑے نیلے وسائل کے گرد گھومتے ہے جو کسی بھی ریاست کی معاشی ترقی کو بلند کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ یہ نیلے وسائل بڑے معاشی مسائل یا خودمختاری، سلامتی، ترقی، خوراک اور توانائی تک رسائی، قدرتی وسائل کے انتظام وغیرہ

سے متعلق چیلنجوں سے نمٹنے میں مزید مدد کرتے ہیں۔ سمندری مقامات، ساحلی پٹی اور نیلے وسائل قومی معیشت، صنعتوں، ماحولیات، سماجی ماحول اور ثقافتی شناخت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ عالمی تجارت کا مرکز بھی ہیں۔

سمندری وسائل کسی بھی قوم کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور سمندر کے ساحلوں پر ریاستیں ان ریاستوں پر حتمی برتری رکھتی ہیں جن کے پاس سمندر یا کوئی ساحل نہیں ہوتا ہے۔ ہر میری ٹائم ریاست اپنے سمندری اثاثوں کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے اور وسائل کو اپنی زیادہ سے زیادہ سطح تک استعمال کرتی ہے۔ مزید برآں، سمندری وسائل (Blue Resources) روزگار اور ملازمت کے بڑے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ حکومتی اور نجی شعبے دونوں قومی معیشت کی ترقی اور پائیداری کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک نیلی معیشت کی اہمیت یا سمندری وسائل کے مناسب استعمال کے بارے میں بے پرواہ نظر آتے ہیں، لیکن ترقی یافتہ ممالک نیلی معیشت کی صلاحیت اور اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اپنی بالادستی کو برقرار رکھنے کے لیے تمام ترقی یافتہ ممالک نے کسی نہ کسی طریقے سے آبی وسائل سے استفادہ کیا ہے۔ نیلے وسائل کو عظیم اقتصادی سرحدیں بھی کہا جاتا ہے۔

عالمی برادری سمندروں کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے کیونکہ دنیا بھر میں تین ارب سے زیادہ لوگ اپنی روزی روٹی کے لیے براہ راست یا بالواسطہ سمندر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس سے تقریباً دو سو ارب سے زیادہ لوگوں کے لیے روزگار بھی پیدا ہوتا ہے۔ سمندری معیشت کی تخمینی مارکیٹ ویلیو تقریباً تین ٹریلین امریکی ڈالر سالانہ ہے۔

اکیسویں صدی بلیو اکانومی اور سمندری تہذیب کی صدی ہے۔ اقتصادی عالمگیریت زمینی معیشت کو سمندری صنعت کی طرف دھکیل رہی ہے۔ بلیو اکانومی (جسے "بلیو گروتھ" بھی کہا جاتا ہے) ایک اصطلاح ہے جو معاشیات اور کاروباری مطالعات میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔ اس معیشت کا بنیادی مقصد ریاست کے نایاب سمندری وسائل (جنہیں ساحلی وسائل بھی کہا جاتا ہے) کے استعمال، دیکھ بھال، ترقی، پائیداری اور تحفظ کو کنٹرول کرنا ہے۔

بلیو اکانومی کی ترقی اہمیت اختیار کر رہی ہے کیونکہ سترہ پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں سے سات براہ راست سمندری ماحولیاتی نظام سے جڑے ہوئے ہیں کیونکہ ماحولیاتی نقطہ نظر سے، سمندر انسانوں کے پیدا کردہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تقریباً تیس فیصد جذب کرتے ہیں جس سے گلوبل وارمنگ کے اثرات کم ہو جاتے ہیں۔

نیلی معیشت (Blue Economy) سمندری وسائل کو استعمال کرتے ہوئے متعدد معاشی سرگرمیوں سے متعلق ہے۔ نیلی معیشت سے وابستہ اہم معاشی سرگرمیوں کی فہرست درج ذیل ہے:

1. سمندری ہوا یا مدوجزر سے قابل تجدید توانائی حاصل کرنا
2. معدنیات کے لئے سمندری تہہ کی تلاش ومعدنی وسائل کی دریافت وغیرہ
3. ماہی گیری وآبی ثقافت (مچھلی فارمنگ)
4. بندرگاہوں کا استعمال اور انتظام
5. سمندری تجارت وبحری نقل وحمل
6. جہازوں کی تعمیر اور ری سائیکلنگ
7. سمندری وساحلی تفریح اور سیاحت
8. آلودگی کنٹرول کرنا اور ماحولیاتی انتظام کرنا

پاکستان کا لگ بھگ ایک ہزار کلومیٹر سے زیادہ ساحلی علاقہ اور بحر ہند میں تقریباً تین لاکھ سے زیادہ مربع کلومیٹر سمندری پانی بلیو اکانومی سے ممکنہ فوائد حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ لیکن فی الحال، پاکستان دیگر ساحلی جنوب ایشیائی ممالک کے مقابلے میں سمندری نظام سے ممکنہ فوائد حاصل نہیں کر رہا ہے۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان کی سمندری آمدنی پاکستان کی سمندری آمدنی سے بہت زیادہ ہے۔

پاکستان کی ماہی گیری صنعت کی موجودہ برآمدی حجم تقریباً تین سو پچاس ملین امریکی ڈالر ہے جبکہ برآمدات کی ممکنہ مالیت تقریباً دو ارب امریکی ڈالر ہے۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (FAO) کے مطابق، سال دو ہزار اٹھارہ میں پاکستان کی کل مچھلی کی پیداوار (ان لینڈ، سمندری اور ایکوا کلچر) 771,608 ٹن تھی، جو ہندوستان اور بنگلہ دیش کی مشترکہ پیداوار کا صرف 3.7 فیصد تھی۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان کی مچھلی کی برآمدات پاکستان کے مقابلے میں بالترتیب 10 گنا اور 26 گنا زیادہ ہیں۔

میری ٹائم ٹرانسپورٹ سال دو ہزار انیس کے جائزے کے مطابق، جہاز توڑنے والے شعبے نے دنیا بھر میں جہازوں کی توڑ پھوڑ میں 21.5 فیصد حصے کے ساتھ تسلی بخش کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جہاز توڑنے سے حاصل ہونے والی آمدنی کی موجودہ پوزیشن بھی ممکنہ حد سے کم ہے۔ گڈانی میں واقع جہاز توڑنے والے یارڈ میں سالانہ تین ارب امریکی ڈالر پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے، لیکن فی الحال یہ سو ملین امریکی ڈالر پر ہے۔

فی الحال، پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن (PNSC) کے زیر انتظام بہت کم بحری جہاز ہیں۔ جبکہ پاکستان کا سمندری تجارت پر غیر ملکی جہازوں کے فریٹ چارجز کے لحاظ سے خرچ 3.5 ابلین امریکی ڈالر ہے۔ تاہم، مقامی جہازوں میں اضافہ سے ادائیگی کے بیلنس اکاؤنٹ پر دباؤ کم ہو سکتا ہے، جس کے نتیجے میں غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو گا۔

مچھلی کی سپلائی بڑھانے کے لیے ماہی گیر جہازوں میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ فی الحال پاکستان میں دس ہزار سے کچھ ہی اوپر ماہی گیری کے جہاز ہیں جبکہ بنگلہ دیش میں یہ تعداد چھ گنا زیادہ ہے۔ مچھلی کی سپلائی بڑھانے کے لیے پائیدار ایکوا کلچر کے لیے جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا بھی لازمی ہے۔ پائیدار ایکوا کلچر، فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (FAO) کی جانب سے تجویز کردہ پائیدار ایکوا کلچر گائیڈلائنز (SAG) کے تحت ہونا چاہیے۔

بلیو معیشت یا سمندری معیشت پائیدار اقتصادی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے فلیگ شپ منصوبے کے تحت، چین-پاک بلیو پارٹنرشپ سے پاکستان میں میری ٹائم معیشت کی ترقی کی توقع ہے۔ پاکستان کے میری ٹائم سیکٹر میں ترقی کی بڑی صلاحیت ہے لیکن پائیدار ترقی کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے سازگار پالیسیوں اور خاطر خواہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ جغرافیائی سٹریٹجک محل وقوع پاکستان کو بحر ہند کی بدلتی ہوئی عوامل میں ایک اہم مقام فراہم کرتا ہے اور اگر اس صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے تو پاکستان اپنے وسیع سمندری زون کو خطے میں بلیو اکانومی کا مرکز بنا سکتا ہے۔ پاکستان کا مستقبل بلیو اکانومی کی ترقی سے وابستہ ہے۔

سمندر آزادانہ تجارت اور دنیا بھر کے ممالک تک رسائی کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ میری ٹائم پاور میں نہ صرف سمندری دفاع شامل ہے بلکہ بندرگاہیں، تجارتی جہاز اور اس سے متعلقہ بنیادی ڈھانچہ بھی شامل ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ ظاہر کرتا ہے کہ اسٹیک ہولڈرز پاکستان کی بحری جگہ کی اہمیت کو تسلیم کر رہے ہیں اور اسے ایک ممکنہ وسائل کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری کے پیچھے بنیادی دلیل علاقائی انضمام اور پاکستان کی معاشی خوشحالی اور پانیوں میں چین کے غالب کردار کو بھی فروغ دینا ہے۔ تاہم، اگرچہ چین پاکستان اقتصادی راہداری کو زیادہ سے زیادہ اقتصادی فوائد فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، لیکن اس منصوبے کو متعدد حفاظتی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری کی کامیابی کا دارومدار بالعموم علاقائی استحکام اور خاص طور پر بلوچستان میں امن و امان کی بہتر صورتحال پر ہے۔

میری ٹائم اسٹڈی فورم کا دعویٰ ہے کہ پاکستان کی ساحلی سیاحت فی الحال پچاس ہزار امریکی ڈالر ہے جبکہ اس کی ممکنہ مالیت تقریباً 5 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ مزید برآں، جنوبی ایشیا کی سیاحت صنعت کا حجم اکتیس ارب

امریکی ڈالر ہے اور پاکستان کا اس میں صرف ایک فیصد حصہ ہے۔ عام طور پر، سیاحوں کو جنگلاتِ حرا (مینگرووز)، موسم، ریتلے ساحل، اور حیاتیاتی تنوع کی بڑی مقدار اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ممکنہ فوائد کو حاصل کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا، مالی اداروں کی موجودگی، سستے اور محفوظ نقل و حمل کے ذرائع، بین الاقوامی معیار کے تفریحی مقامات، اور ویزا پالیسی کو نرم کرنا ضروری ہے۔

تفریحی شعبے میں، کچھ ممالک زیر آب بنیادی ڈھانچے جیسے ریستوراں، ہوٹل، سمندری پارکس وغیرہ تیار کر رہے ہیں، اور ساتھ ہی پانی کے کھیلوں کو فروغ دیا جارہا ہے۔ یہ اقدامات سیاحت کو بھی فروغ دے رہے ہیں، جو براہ راست بہت سے ممالک کی معیشتوں پر مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ یہ سب ایک محفوظ اور صحت مند سماجی و معاشی ماحول کو فروغ دے رہا ہے، جہاں مختلف ممالک کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت یا تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔

پاکستان کو قیمتی قدرتی وسائل سے نوازا گیا ہے۔ پاکستان کو جہاں دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی سے نوازا گیا ہے وہیں اسے دریاؤں، جھیلوں اور سمندروں اور کچھ دوسرے وسائل سے بھی نوازا گیا ہے جو کسی بھی ملک کے پاس بمشکل ہی ہو سکتے ہیں۔ پاکستان کو قدرت نے بہت بڑی ساحلی پٹی، قدرتی بندر گاہوں، نیلے وسائل، بلا روک ٹوک سمندری تجارت اور انتہائی ہنر مند افرادی قوت سے نوازا ہے۔ وغیرہ۔ پاکستان کو سمجھداری کا مظاہر کرنا چاہئیے کیونکہ وہ افغانستان، وسطی ایشیائی اور دیگر ممالک کے لیے اندرون ملک ٹرانزٹ تجارت کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ پاکستان کو 160,000 ہیکٹر پر مشتمل مینگروو کے جنگلات کی بھی نعمت ہے۔ مینگروو جنگلات کے رقبے کے لحاظ سے پاکستان دنیا بھر میں 24ویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں بلیو اکنامک ماڈل قابل عمل ہے یہ میری ٹائم سیکٹر کی اہمیت اور امکانات سے آگاہی کے بعد بڑھتا اور ترقی کرتا ہے۔

پاکستان کی بلیو اکانومی کو کچھ روایتی مشکلات کا سامنا ہے۔ جیسے سمندری نابینا پن کہ قوم سمندر سے کم متاثر ہوتی ہے اور سمندری خوراک کا استعمال کم ہوتا ہے۔ غیر روایتی چیلنجوں میں سمندری آلودگی، بحری قزاقی کے بڑھتے ہوئے خطرات، انسانی اسمگلنگ میں اضافے کے چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ بلیو اکانومی میں اتنی زیادہ صلاحیتوں اور مواقع کے ساتھ، کچھ اضافی چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ حکومت یا نجی شعبوں کو درپیش کچھ مسائل ذیل میں درج ہیں۔

1. صنعتی فضلہ اور کچرے کو ٹھکانے لگانے کا ناقص انتظام
2. بڑھتی ہوئی پانی کی آلودگی
3. آب وہوا میں غیر یقینی تبدیلی
4. بڑھتا ہوا درجہ حرارت
5. بڑھتی ہوئی آبادی کو خوراک کی فراہمی
6. آبی وسائل کا استحصال (حد سے زیادہ ماہی گیری)
7. آبی حیات کی پرورش یا افزائش گاہوں کی تباہی
8. آبی حیات اور پانی کی انواع کا اختتام اور استحصال
9. تجارتی جہازوں اور ماہی گیری کے جہازوں کی کمی
10. عدم استحکام یا غیر یقینی صورتحال
11. پرانا اور فرسودہ عدالتی اور قانونی نظام
12. صوبوں اور وفاق کے درمیان اختیارات کی دھندلی تقسیم

اقتصادی ماہرین کا خیال ہے کہ اگر مندرجہ بالا چیلنجز کو بے اثر کر دیا جائے اور نیلے وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ شعبہ پاکستان میں 10 لاکھ سے زائد ملازمتیں پیدا کر سکتا ہے۔ پاکستان کا سمندری حصہ اس کی قومی اقتصادی اور فوجی طاقت کے اہم عوامل میں سے ایک ہے، کیونکہ اس کی 95 فیصد تجارت سمندر کے ذریعے ہوتی ہے۔

کسی معیشت کا بحری شعبہ مالی اور تکنیکی طور پر ایک پیچیدہ شعبہ ہوتا ہے۔ لہٰذا، بلیو اکانومی (Blue Economy) سے ممکنہ فوائد حاصل کرنے کے لیے وسائل کی بہتر تقسیم ضروری ہے، جس کے لیے موجودہ بنیادی ڈھانچے کو ازسرِنو منظم کرنے اور بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، سمندری وسائل پر تحقیق و ترقی کو فروغ دینے والی پالیسیوں کی ضرورت ہے۔